امریکہ میں بیت الرحمٰن اور مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے ارتھ سٹیشن کا افتتاح۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 14 /اکتوبر 1994ء بمقام بیت الرحمٰن، امریکہ)

تشہد وتعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور نے فرمایا:۔

اللہ تعالیٰ کا یہ ایک بہت ہی بڑا احسان ہے کہ آج کا دن طلوع ہوا جو بہت سی برکتیں لے کر آیا ہے۔ جمعہ کا دن ہمیشہ ہمیش کے لئے امت مسلمہ کے لئے مبارک قرار دے دیا گیا ہے۔ اس کا اول بھی برکتیں لے کے آتا ہے اس کا آخر بھی اور جمعہ کے دوران اللہ کی طرف سے جو غیر معمولی رحمتیں نازل ہوتی ہیں ان کا شمار ممکن نہیں نہ یہ کوئی قاعدہ کلیہ ہے جو ہر ایک پر برابر اطلاق پائے۔ ان رحمتوں کا تعلق ذکر الٰہی سے ہے اور ہر دل کی کیفیت الگ الگ ہوتی ہے اور اسی نسبت سے ہر دل پر رحمتوں کا نزول ہوتا ہے۔ پس یہ نہیں کہا جا سکتا کہ جمعے کا وقت کوئی ایسا وقت ہے جس میں برابر تمام مسلمان یکساں اللہ کی رحمتوں کے مورد بنتے ہیں بلکہ ہر دل کی کیفیت الگ الگ تقاضے رکھتی ہے اور ان کے مطابق ہی اللہ تعالیٰ کی طرف سے فضلوں کا نزول ہوتا ہے۔ اس دن کے ساتھ رحمتوں کے علاوہ فضلوں کا نزول بھی ہوتا ہے۔ یہ لفظ فَضۡلِ قرآن کریم میں خاص طور پر وسیع معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ فَاِذَا قُضِیَتِ الصَّلٰوۃُ فَانۡتَشِرُوۡا فِی الۡاَرۡضِ وَ ابۡتَغُوۡا مِنۡ فَضۡلِ اللّٰہِ (الجمعہ: 11) جب تم جمعہ کے بعد فارغ ہو کر زمین میں منتشر ہوتے ہو تو پھر اللہ کے فضل کے طالب ہوا کرو۔ وَ اذۡکُرُوا اللّٰہَ کَثِیۡرًا لَّعَلَّکُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ (الجمعہ: 11) اور بہت

کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کرو۔ یہاں دوسرا جو فَضْلِ کا لفظ استعمال ہوا ہے وہ دنیا میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو رزق کے ذرائع ہیں اور بہت سی نعمتیں انسان کے لئے مقدر ہیں ان کے حصول کی کوشش کے تعلق میں بیان ہوا ہے۔ پس جہاں جمعہ رحمتیں لے کر آتا ہے وہاں فضل بھی لے کے آتا ہے۔ کیونکہ جب اللہ فرماتا ہے کہ جاؤ اب تم فضلوں کی تلاش کرو تو چونکہ فضل دینے والا بھی وہی ہے اس لئے جمعہ کے دن عام دنوں سے بڑھ کر خدا تعالیٰ کے فضل نازل ہوتے ہیں۔

وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ اور ذکر الٰہی سے غافل نہ ہونا۔ دست با کار ہو تو دل بایار رہے۔ اگر دنیا کے کاموں میں مشغول ہوتے ہو تو اللہ کے ذکر کو نہ بھلانا۔ اس تعلق میں حضرت اقدس محمد مصطفی ﷺ نے ہمیں خوشخبری دی کہ جمعہ کے دن نماز جمعہ کے بعد غروب تک ایک ایسی گھڑی بھی آتی ہے جس میں اللہ تعالیٰ سب دعائیں قبول فرمالیتا ہے تو یہ ایک ایسا بابرکت دن ہے جو ہر روز ایک لَیْلَۃِ الْقَدْرِ کا نشان لے کر ہمارے لئے طلوع ہوتا ہے اور ہر قسم کی روحانی اور دنیاوی برکتیں اس دن سے وابستہ ہیں۔ اگرچہ سبت کا ایک تصور اہل کتاب میں بھی پایا جاتا ہے مگر سبت کے اس تصور میں ان برکتوں کا تصور نہیں ملتا جو جمعہ کے تعلق میں بیان ہوئی ہیں۔ سبت میں تو جہاں تک دنیا کے فضلوں کا تعلق ہے ان سے کلیۃً منہ موڑ لینے کا حکم ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کا یہ بہت بڑا احسان ہے کہ جمعہ کے دن خدا تعالیٰ نے روحانی برکتوں اور دنیاوی فضلوں کو اکٹھا کر دیا اور امت محمدیہ میں نعمت اپنے تمام کو پہنچی۔

آج کا دن اس لئے بھی بہت برکت کا دن ہے کہ آج کے جمعہ کے دن اس مسجد کا افتتاح ہو رہا ہے۔ ایک رسمی افتتاح ہے جو ساڑھے چار بجے شروع ہوگا۔ ایک روحانی افتتاح ہے جو اب اس خطبے سے اس جمعہ کے وقت شروع ہو چکا ہے اور آج اس مسجد میں کثرت کے ساتھ مختلف ممالک سے بھی احمدی احباب شریک ہوئے ہیں تاکہ وہ ان برکتوں سے خود شامل ہو کر حصہ پائیں اور اپنی آنکھوں سے خدا کے فضلوں کا نزول دیکھیں۔ اس پہلو سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس مسجد کے افتتاح پر دنیا بھر کی جماعتوں کی کینیڈا کی مسجد کے مقابل پر زیادہ نمائندگی دکھائی دے رہی ہے۔ کیونکہ انڈونیشیا کے امیر بھی میرے سامنے بیٹھے ہوئے ہیں۔ غانا کے امیر بھی ہیں، ماریشس کے بھی ایک سابق امیر اور مخلص دوست۔ غرضیکہ جدھر نظر ڈالتا ہوں کوئی نہ کوئی امیر خواہ یورپ کا ہو، خواہ مشرق بعید کا ہو، خواہ افریقہ کا ہو نظر میں آتا ہے اور اس کے علاوہ کثرت سے کینیڈا سے بھی دوست تشریف

لائے ہوئے ہیں اور انگلستان سے بھی بڑی بھاری نمائندگی ہے۔ پس یہ اجتماع بہت ہی بابرکت ہے ایک خوشی کا دن ہے اور خوشیاں منانے کا دن ہے مگر یہ خوشیاں کیسے منائی جائیں۔ یہ ذکر الٰہی کے ساتھ منائی جاتی ہیں اور میں امید رکھتا ہوں کہ ان خوشیوں میں صرف آپ ہی نہیں جو حاضر ہیں بلکہ وہ سب بھی شامل ہوں گے جو اس وقت حاضر نہیں۔ اگر چہ آج کا جمعہ براہ راست دنیا کے باقی براعظموں تک نہیں پہنچ سکتا لیکن ایسا انتظام کیا گیا ہے کہ جلد از جلد آج کی کارروائی کی وڈیوز ہم انگلستان پہنچا دیں گے جہاں سے انشاءاللہ تعالیٰ تمام دنیا تک ان پروگراموں کی رسائی ہو سکے۔

ایک اور برکت جو یہ جمعہ ہمارے لئے لے کر آیا ہے اس کا تعلق انٹرنیشنل مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ سے ہے۔ اگر چہ اس سے پہلے کینیڈا اور امریکہ کی جماعتوں کے لئے جمعہ کے دن براہ راست خطبہ سننے کا انتظام تو تھا لیکن جس طرح باقی دنیا میں روزانہ کم از کم تین گھنٹے کا پروگرام جاری ہو چکا ہے امریکہ کا براعظم اس سے محروم تھا اس لئے دل میں ایک تمنا تھی، بعض دفعہ بے چینی بھی پیدا ہوتی تھی کہ امریکہ کا ملک جو دنیا کا امیر ترین ملک کہلاتا ہے وہ جماعتی معاملات میں کیوں غربت کا نمونہ دکھا رہا ہے لیکن چونکہ مسجد کے چندے کا ایک غیر معمولی فریضہ انہوں نے ادا کرنا تھا اس لئے میں نے مناسب نہیں سمجھا کہ ان کو معین طور پر اس بات کی تحریک کروں کیونکہ میں جانتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت ایسے عظیم مخلصین پر مشتمل ہے کہ جتنا بھی بوجھ ڈالا جائے وہ اپنی ذات پر لیتے ہیں لیکن سلسلے کی ضرورتیں پوری کرنے میں کمی نہیں کرتے۔ نہ کبھی شکوہ کرتے ہیں کہ ابھی کل تو آپ نے یہ تحریک کی تھی اب آج یہ شروع کر دی ہے۔ اس لئے اس خیال سے جس کا ذکر خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فتح اسلام میں فرمایا کہ ایسی مخلصین کی جماعت ہے کہ جب کہتا ہوں یہ نظر رکھتے ہیں میرے منہ پر، میری نگاہوں پر اور جب کہتا ہوں ایسے ایسے مخلصین ہیں جو اپنا سب کچھ پھر قربان کر دیتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر فرماتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام لکھتے ہیں کہ انہوں نے مجھے قربانی کے سلسلے میں جو کچھ لکھا ہے وہ خط آپ کا فتح اسلام کے اندر آپ نے شامل فرما لیا ہے۔ اس خط سے اندازہ ہوتا ہے کہ کیسے کیسے مخلصین خدا تعالیٰ نے مجھے عطا کئے ہیں لیکن ساتھ ایک دعا کی کہ

؎ چہ خوش بودے اگر ہر یک ز امت نور دیں بودے (درثمین فارسی: 117)

کیا ہی اچھا ہو کہ اگر امت میں سے سب کے سب نور دین بن جائیں اور وہ دعا دن بدن پوری ہوتی رہی کیونکہ جو نسبت مخلصین کی اس وقت مالی قربانی کے لحاظ سے تھی وہ Potential کے طور پر تو تھی لیکن سطح پر ظاہر نہیں ہوئی تھی اور اب یہ کیفیت ہے کہ تمام دنیا مالی قربانی میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس دعا کا نشان بن رہی ہے۔

؎ چہ خوش بودے اگر ہر یک زامت نور دیں بودے

ہزار ہا احمدی ایسے ہیں کہ ان کو جو کچھ کہا جائے وہ سب کچھ قربان کر دیتے ہیں اور بعض دفعہ روکنا پڑتا ہے کہ اتنی قربانی نہ کرو کیونکہ تمہارے اہل وعیال کا بھی حق ہے، تمہاری ذات کا بھی حق ہے۔

پس اس جماعتی خلوص کے جذبے پر نظر رکھتے ہوئے میرے دل میں تمنا تو بہت تھی مگر تحریک نہیں کر سکا۔ لیکن الحمدللہ جماعت احمدیہ کینیڈا کو یہ توفیق ملی اور اپریل 1994ء میں ان کی مجلس شوریٰ میں ایک ولولہ انگیز ریزولیشن پاس ہوا کہ ہم قربانی کر کے بھی شمالی امریکہ اور کینیڈا کو اس نعمت سے متمتع کرنے کے لئے کوشش کریں گے اور جو کچھ بھی ہو ہم اپنا ایک Earth Station قائم کر کے وہ عالمی جماعتی پروگرام جن سے سب دنیا فائدہ اٹھا رہی ہے ان کو اپنے ملکوں میں بھی یعنی کینیڈا اور امریکہ گھر گھر پہنچانے کا انتظام کریں گے۔ چنانچہ جب ان کے اس ریزولیشن کا مجھے علم ہوا تو میرے دل میں غیر معمولی حمد کے جذبات پیدا ہوئے، ان کے لئے دعائیں نکلیں اور ان کو میں نے لکھا کہ اللہ کی مدد کے ساتھ اب آگے بڑھیں اور فوری جائزہ لینا شروع کریں۔ تمام امریکہ اور کینیڈا میں جو جو کمپنیاں Earth Station بنانے میں مہارت رکھتی ہیں اور شہرت رکھتی ہیں ان کے کوائف اکٹھے کریں۔ چنانچہ امیر صاحب کینیڈا نے یہ کام چودھری منیر احمد مبلغ سلسلہ کے سپرد فرمایا اور با قاعدہ میرے ساتھ اس عرصے میں رابطہ رہا۔ ہر نئی بات جو ان کے علم میں آتی تھی اس میں وہ مشورہ کرتے رہے اور اس سلسلے میں امریکہ کے بعض مخلصین نے بھی ان کی بھر پور مدد کی۔ بالآخر یہ طے پایا کہ امریکہ کی ایک مشہور کمپنی کو یہ ٹھیکہ دیا جائے اور انہوں نے وعدہ کیا کہ ہم آپ کے اس مسجد کے افتتاح سے پہلے اس انتظام کو مکمل کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل پر امید رکھتے ہوئے، اس کی رحمت پر توکّل کرتے ہوئے ان کو یہ ٹھیکہ دے دیا گیا اور اس ضمن میں چودھری منیر احمد صاحب کے علاوہ فرحان بشارت صاحب نے جو کینیڈا میں ایک سائنس کے طالب علم ہیں بہت

غیر معمولی قربانی کرتے ہوئے اپنا وقت پیش کیا اور گزشتہ تین ماہ سے مسلسل وہ یہیں موجود رہے ہیں اور اس بات کی قطعاً پرواہ نہیں کی کہ ان کی تعلیم کا کیا حرج ہوتا ہے اور کتنا حرج ہوتا ہے اور یہ ان کی ذاتی محنت اور دلچسپی تھی جس کا اس کام کے پایہ تکمیل تک پہنچنے میں ایک بہت بڑا حصہ ہے اور الحمد للہ کہ آج اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ اس جمعہ کے ساتھ اس Earth Station کے ذریعے Satellite کی معرفت تمام کینیڈا اور امریکہ تک MTA کو پہنچانے کا انتظام مکمل ہو چکا ہے اور آج اس کے بھی افتتاح کا دن ہے۔

اس سلسلے میں جماعت امریکہ کا بھی ذکر ضروری ہے کہ انہوں نے اپنی اس مسجد کے قریب ہی جماعت کینیڈا کو اپنے لئے بہترین جگہ منتخب کرنے کا حق دیا اور اس کے ساتھ ہی جو مکان یہاں پہلے تعمیر شدہ تھا وہ بھی ان کے سپرد کر دیا تو اس طرح انہوں نے خود بھی اس میں ایک حصہ ڈالا۔ اس ارتھ سٹیشن اور جو Satellite اس کے ساتھ استعمال ہوگا اس سے متعلق کچھ کوائف بیان کرنے ضروری ہیں تا کہ تمام امریکہ کی جماعتیں اور کینیڈا کی جماعتیں ان کے پیش نظر اپنے اپنے گھروں میں Satellite لگوانے کی کوشش کریں۔

یہ جو Earth Station ہے یہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جہاں چاہیں آپ، نظر کی حد تک ہر قسم کے پیغام چوبیس گھنٹے پہنچا سکتا ہے لیکن Satellite جو ان پیغاموں کو وصول کر کے پھر دوبارہ زمین کی طرف پھینکتے ہیں وہ ہمارے اختیار میں نہیں ہوتے اور سر دست جماعت کو ابھی توفیق نہیں ہے کہ وہ پورا Satellite خرید سکے اس لئے وہ کرایہ پر انتظام کرنا پڑتا ہے اور اس ضمن میں بھی بہت ہی تگ و دو کے بعد اور محنت کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک ایسے Satellite سے Contact ہو گیا ہے جس کا نام Galaxy.4 ہے جس کے ذریعے اب انشاء اللہ شمالی امریکہ یعنی کینیڈا سمیت براعظم امریکہ میں جتنے ممالک یا سٹیٹس ہیں وہ سب انشاء اللہ روزانہ تین گھنٹے کا پروگرام سن سکیں گے۔

ایک حصہ اس کا چونکہ جو Foot Print کہلاتا ہے وہ دنیا کے سیاسی جغرافیہ کی پیروی نہیں کرتا بلکہ وہ زمینی دائروں کے مطابق بنتا ہے اس لئے اس میں خدا کے فضل سے میکسیکو بھی شامل ہو چکا ہے اور میکسکو کا بڑا شمالی حصہ بھی اس سے اسی طرح استفادہ کر سکے گا۔ یہ تمام پروگرام K.U بینڈ پر نشر ہوں گے اور اس لحاظ سے سہولت یہ ہے کہ بجائے اس کے کہ دس بارہ فٹ کا ڈش انٹینا لگایا جائے،

دوفٹ کا یا زیادہ سے زیادہ تین فٹ کا ڈش انٹینا کام دے گا۔ جو سگنلز ابھی تک بھجوائے گئے ہیں ان کی رپورٹوں سے پتا چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ بہت ہی اچھی Reception ہو رہی ہے اور شمالی کینیڈا کی حد تک جہاں آبادی ہے اور یونائیٹڈ سٹیٹس کے جنوب کی حد تک جہاں جہاں سے بھی سگنل سے رابطہ کیا گیا ہے معلوم ہوا ہے کہ اللہ کے فضل سے بہت اچھے سگنل وصول ہو رہے ہیں۔ یہ ڈش انٹینا لگانا امریکہ اور کینیڈا کے احمدیوں کے لئے کوئی مشکل نہیں کیونکہ یہاں کے اقتصادی معیار کے لحاظ سے اس کی قیمت بہت ہی معمولی ہوگی۔ کینیڈا نے تو اپنے لئے پہلے ایک ہزار کا آرڈر دیا تھا جو دوسو سے کم قیمت پر، غالباً 170 کینیڈین ڈالر کے لگ بھگ میں ان کو دستیاب ہوگیا۔ یعنی ایک ہزار نہیں بلکہ ایک ہزار میں سے ہر انٹینا کے لئے ان کو دوسو سے کسی حد تک کم قیمت پر انٹینا مل جائے گا اور یہ ایسی چیز ہے جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے عام معمولی غریب احمدیوں کے لئے بھی کچھ مشکل نہیں ہے۔

دوسرا حصہ ہے جو بیرونی حصہ ہے جس میں میکسیکو کا شمالی حصہ ہے اس کے لئے تین فٹ کا انٹینا درکار ہوگا اور وہ بھی کوئی اتنا زیادہ مہنگا نہیں بنتا۔ یونائیٹڈ سٹیٹس میں ابھی تک کوئی باقاعدہ معاہدے کے ذریعے کسی کمپنی سے انٹینا بنوانے کا انتظام نہیں ہوا لیکن امیر صاحب نے مجھے بتایا ہے کہ بڑی تفصیل سے ایک کمیٹی نے غور کر کے تمام جماعتوں کو ہدایات دی ہیں اور ہم امید رکھتے ہیں کہ تمام جماعتیں اپنے اپنے دائرے میں یہ کام کر سکیں گی۔ کینیڈا میں اگرچہ آغاز کا آرڈر ایک ہزار کا تھا لیکن اتنی جلدی مطالبہ اس سے بڑھ گیا کہ امیر صاحب نے مجھے دو دن ہوئے بتایا کہ اب ان کا ارادہ ہے کہ وہ ایک ہزار کا مزید آرڈر دے دیں تو امید ہے کہ وہاں دو ہزار گھروں تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایم۔ ٹی۔ اے کے پہنچنے کا انتظام ہو جائے گا۔

اس Earth Station کا رابطہ ہمارے یورپ سے ہونے والے یعنی لندن سے شروع ہونے والے Live Programme سے مسلسل رہے گا۔ چنانچہ جس وقت انگلستان میں Live Programme یعنی جب مثلاً خطبہ ہو رہا ہے اور میں ایک گھنٹے کے لئے مجلس میں بیٹھا ہوں یا دوسرے اور پروگرام ہیں وہ چل رہے ہوں گے تو یہاں کا ''ارتھ سٹیشن'' خودکار آلوں کے ذریعے ان کو نہ صرف اتارے گا بلکہ ریکارڈ کرے گا اور ان کو Pal سے .N.T.S.C میں تبدیل بھی کرے گا۔ چنانچہ صبح کے وقت جو عام طور پر یہاں کے احباب کے لئے اور بچوں کے لئے مناسب وقت نہیں تھا

اور بہت دقت پیش آتی تھی ان کو یہ سہولت ہو جائے گی کہ ان کے لئے یہ Earth Station یہ پروگرام ریکارڈ کر کے اس میں سے جتنا حصہ یہاں کی انتظامیہ نے مناسب سمجھا وہ اسی شام کو دکھایا جائے گا اور دکھانے کے اوقات یہ ہیں کہ مشرقی ساحل پر آٹھ سے لے کر گیارہ بجے تک شام کا وقت ہے۔ جو اکثر کام کرنے والوں کی واپسی کے بعد کا وقت ہے اور امریکہ میں تو گیارہ بجے تک جاگنا ایک روزمرہ کا معمول ہے کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ مغربی ساحل کے لئے کچھ دقت ہے کہ وہاں یہ پروگرام پانچ بجے شروع ہوگا مگر لاس اینجلس میں ڈاکٹر حمید الرحمٰن صاحب سے میں نے مشورہ کیا تو انہوں نے کہا کہ ہمارے بچے پانچ بجے تک واپس آ جاتے ہیں اور جو کام کرنے والے ہیں وہ بھی پانچ سے لے کے سات کے درمیان گھروں میں واپس آ سکتے ہیں تو ان کے لئے کوئی مشکل نہیں ہوگا کہ اگر سارا نہیں تو اس کے ایک حصے سے استفادہ کر سکیں۔ دوسرے انہوں نے فرمایا کہ ہر گھر میں یہ سہولت موجود ہے ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے لئے ریکارڈنگ کر لو تو جب وہ پانچ سے آٹھ بجے تک کا پروگرام ہو رہا ہو وہ ریکارڈ ہو رہا ہوگا واپس آ کے ہم اس کی ریکارڈنگ بھی دیکھ سکتے ہیں۔ اگر دیر ہو جائے تو اس طرح امریکہ کے اور کینیڈا کے تمام احمدیوں کو یہ سہولت ہوگی کہ براہ راست مرکزی تربیت سے استفادہ کر سکیں۔

اس ضمن میں کچھ اور اہم باتیں ہیں جن کی طرف میں آپ کو توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ اول یہ کہ یہ Satellite کا ''ارتھ سٹیشن'' بنا لینا، Satellite سے وقت لے لینا یہ اتنا مشکل کام نہیں ہے جتنا روزمرہ پروگرام جاری کرنا ہے۔ اس کے لئے بہت قربانی کی ضرورت ہے اور قابل مخلص نوجوانوں اور بڑوں، معمر دوست بھی اس میں شامل ہو سکتے ہیں، ان کی روزانہ وقت کی قربانی کی ضرورت ہے۔ انگلستان میں جو انتظام ہے اس کے ذریعے تین چار حصوں میں اہم پروگرام کا روزانہ انتظام کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے۔ جو ابتدائی کمزوریاں تھیں ان میں وہ دور کی جارہی ہیں، روز بروز پروگرام بہتر ہو رہے ہیں۔ اس کے لئے ایک جوجسوال برادران کا مستقل وقف ہے جو اس میدان میں پہلے بھی کچھ مہارت رکھتے تھے لیکن اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے جو اس میدان میں کام کرنے والے Professionals ہیں ان سے کسی طرح بھی کم نہیں اور ان کے علاوہ ایک نوجوانوں کی ٹیم ہے جو روزانہ کام کرتی ہے۔ ان میں دس پندرہ یا پندرہ بیس ایسے لڑکے بھی ہیں لڑکیاں بھی ہیں جن کو الگ سٹوڈیو بنا کے دیا گیا ہے۔ بچیاں صبح نو بجے سے لے کر شام پانچ بجے تک آتی ہیں جبکہ لڑکے وہاں اس

وقت نہیں ہوتے اور لڑکے شام پانچ بجے آ کر اسی سٹوڈیو پہ قبضہ کرتے ہیں اور پھر بعض دفعہ رات ایک دو بجے تک کام کرتے ہیں اور یہ سارے وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ بے کار نہیں یا طلبہ ہیں یا کام کرنے والے لوگ ہیں اور مسلسل محنت کے ساتھ ایک دن بھی تھکاوٹ کا شکوہ کئے بغیر انہوں نے کام کو سنبھالے رکھا ہے اور دن بدن خدا کے فضل سے بہتر بنا رہے ہیں۔ اگر میں آپ کو تفصیل بتاؤں کہ ایک گھنٹے کی وڈیو کو دکھانے کے قابل بنانے کے لئے کتنی محنت کرنی پڑتی ہے، کیا کیا جائزے لینے پڑتے ہیں تو آپ حیران ہو جائیں گے کہ کتنے بڑے وقت کی قربانی درکار ہے اور یہ سب خدا کے فضل سے جماعت انگلستان بڑے شوق سے کر رہی ہے اور جب مجھے فکر پیدا ہوتا ہے کہ یہ تھک نہ جائیں یقین دلاتے ہیں کہ بالکل مطمئن رہیں ہم عہد کر چکے ہیں اس کام کو ضرور نبھائیں گے اور نبھا رہے ہیں۔ پروگرام بڑھ رہے ہیں پہلے تو صرف پاکستان کے اور بعض مشرقی ممالک ایشیا کے لئے صبح گیارہ سے رات گیارہ بجے تک بارہ گھنٹے کے پروگرام ہوتے تھے اب مشرق بعید کے لئے بھی پروگرام شروع ہو چکے ہیں اور انڈونیشیا جو بڑی مدت سے جماعتی پیغام دینے سے اس لئے محروم تھا کہ قانونی دقتیں حائل تھیں۔ اب جو Satellite ہم نے ان کے لئے چنا ہے ان کا مرکز انڈونیشیا ہے اور سب سے اعلیٰ Reception انڈونیشیا میں ہوتی ہے اور اس کا دائرہ اتنا وسیع ہے کہ آسٹریلیا میں بھی بہترین پروگرام سنا جا رہا ہے اور نیوزی لینڈ میں بھی بہترین پروگرام سنا جا رہا ہے اور فجی میں بھی وہ پروگرام سنا جا سکتا ہے۔ ملائشیا میں شمال کی طرف انڈونیشیا کے، وہاں بھی یہ پروگرام بڑی عمدگی سے سنا جا رہا ہے۔ تو وہ جو خلا ایک باقی تھا وہ اللہ تعالیٰ نے اس طرح پر فرما دیا لیکن اس کے لئے جو محنت کرنی پڑتی ہے اور جو وڈیوز ممالک کو مدنظر رکھتے ہوئے تیار کرنی پڑتی ہیں اس کے لئے بہت وقت چاہئے اور روزانہ پھر Satellite کو وقت کے اوپر وہ چیز پہنچانا ایک اہم ذمہ داری ہے جس کے لئے ہم بعض دفعہ پندرہ دن کا پروگرام بناتے ہیں تا کہ آگے آگے رہیں ورنہ ایک منٹ بھی وہ دیر برداشت نہیں کر سکتے۔ عین جب سوئی بارہ پہ پہنچتی ہے اگر بارہ پہ شروع ہونا ہے تو Satellite کی انتظامیہ ہم سے یہ تقاضا کرے گی کہ اس سے پانچ منٹ پہلے کم از کم وہ ان کی سٹاک میں داخل ہو جانی چاہئے اور اس سے بھی کچھ پہلے ان کو اپنے پروگراموں کو ترتیب دینے کے لئے سارے پروگرام کا علم ہونا چاہئے۔ اب یہ سارا کام بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ ہماری طوعی، رضا کارانہ خدمت کرنے والی ٹیم کر رہی ہے۔

یہاں جو کمی مجھے محسوس ہوئی ہے۔ یہ انتظام تو ہو گیا لیکن یہ انتظامیہ نہیں ہے جو اس کام کو سنبھالے، یہ تو ویسی ہی بات ہے کہ

مسجد تو بنا دی شب بھر میں ایمان کی حرارت والوں نے (کلیات اقبال)

لیکن نمازی میسر نہیں آئے۔ تو میں اس مسجد کی بات نہیں کر رہا اس کو تو اللہ اتنے نمازی دے گا کہ دیکھتے دیکھتے چھوٹی ہو جائے گی۔ میں کام کرنے والے جو ٹیلی ویژن پر کام کرنے والے ہیں ان کی بات کر رہا ہوں کہ اس کی بہت ضرورت ہے روزانہ تین گھنٹے تو یہاں ایسے ماہر بیٹھنے چاہئیں بعض کو تو ہم نے یہ ٹریننگ دلوائی ہے مگر وہ مستقل وقت نہیں دے سکتے کچھ عرصہ وہ ساتھ کام کریں گے اور آپ کے نوجوانوں کو مسلسل اپنا وقت وقف کرنا ہوگا اور اس کے لئے جتنی جلدی کریں اتنا ہی کم ہے کیونکہ آج سے پروگرام شروع ہو چکا ہے۔ کل میں نے امیر صاحب یونائیٹڈ سٹیٹس کی امارت میں ایک کمیٹی کو ان باتوں پر غور کرنے کے لئے ہدایت کی تھی اس میں امیر صاحب کینیڈا بھی شامل تھے کچھ اور جو کام میں شامل رہے ہیں وہ بھی ساتھ تھے تو مجھے امید ہے انہوں نے جس طرح ہدایت دی گئی تھی اس قسم کا ڈھانچہ تیار کر لیا ہوگا۔ لیکن جو جو ہمیں ضرورتیں ہیں وہ میں تمام جماعت کے علم میں لانا چاہتا ہوں تا کہ اس کے مطابق دوست اپنے آپ کو پیش کریں۔ پہلی ایک بات یہ ہے کہ جتنے بھی اہم پروگرام مرکز میں پہلے سے دکھائے جا چکے ہیں اور اس میں دنیا کا ایک بڑا حصہ شریک ہو چکا ہے ان کی وڈیو یہاں پہنچنی ضروری ہے۔ اس سلسلے میں یہ ابتدائی ہدایت میں نے جسوال برادران کو کی تھی مجھے امید ہے کہ اس کے مطابق وہ کافی تعداد میں وڈیوز ساتھ لے آئے ہوں گے۔ ان وڈیوز کو دیکھنا ضروری ہے ان سب کو Pal System سے N.T.S.C.System میں تبدیل کرنا ضروری ہے اور اس کے مطابق پروگرامنگ کرنی ہے اور حسب حالات بعض چیزیں چھوڑنی پڑیں گی، بعض چیزیں داخل کرنی پڑیں گی اور پھر پروگرام اتنے لمبے عرصے کے لئے بنانے ہوں گے کہ پندرہ دن کا شیڈول، پروگرام آپ دیکھنے والوں کو پہلے بتا سکیں۔ اس کے علاوہ مقامی طور پر پروگرام تیار کرنے ہیں ان کے لئے بھی بڑی محنت کی ضرورت ہے کیونکہ امریکہ کا ایک اپنا مزاج ہے، امریکہ کا ایک اپنا زبان کا تلفظ ہے، اس میں جب وہ بات سنتے ہیں تو ان پر اور اثر پڑتا ہے اور نئے پروگرام بنانے میں بہت ہی ذمہ داری کے ساتھ انتخاب کرنا پڑتا ہے کون اس کا اہل ہے اور کون نہیں ہے۔ پھر جتنے پروگرام بنتے

ہیں ان کو از سرنو دیکھنا پڑتا ہے ان کا ابتدائی ڈھانچہ بعض دفعہ مجھے خود دیکھ کر اس کی منظوری دینی پڑتی ہے ورنہ کئی دفعہ غلطیاں بیچ میں داخل ہو جاتی ہیں اور جماعت احمدیہ کا وقار مجروح ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔ کئی دفعہ غلطی سے ایسی باتیں ہو جاتی ہیں اس پہ شکوے موصول ہوتے ہیں تو اب تو بار بار ہدایت سے ٹیموں کو اتنا تیار کر لیا گیا ہے کہ ان کے اندر خدا تعالیٰ نے یہ سلیقہ پیدا کر دیا ہے کہ جہاں بھی ان کو خطرہ محسوس ہو کہ یہ مناسب ہے یا نہیں ہے وہ فوری طور پہ مجھ سے وقت لے کر مجھے وہ وڈیو لا کے دکھاتے ہیں اور بتاتے ہیں کہ یہ حصے خاص طور پر توجہ کے مستحق ہیں اور پھر ہم مل کر وہاں فیصلے کر لیتے ہیں۔

تو یہاں بھی ایک بہت بڑی ٹیم کی ضرورت ہے جو اول ان تمام پروگراموں کو جو انگلستان سے یہاں پہنچیں گے ان کو ساتھ ساتھ دیکھے اور امریکہ کے لئے فیصلہ کرے کہ کتنے حصوں میں اس کو پیش کرنا ہے۔ بعض پروگرام ہیں ایک ایک دو دو گھنٹے کے پروگرام ہیں یا چھ سات گھنٹے کے پروگرام ہیں۔ مختلف جلسے ہیں ان میں بہت سی تقاریر ہیں اور بہت سے دلچسپ واقعات ہیں تو ان پروگراموں کو بعینہٖ اسی طرح تو آپ سٹاک میں داخل نہیں کر سکتے۔ ان کو دیکھنا ہے ان میں سے انتخاب کرنا ہے بعض چیزوں کو لینا ہے، بعض چیزوں کو چھوڑنا ہے پھر اس کے ساتھ ساتھ کمنٹری بھری ہے کہ اب ہم آپ کے سامنے کیا چیز پیش کرنے والے ہیں۔ تو بہت بڑا کام ہے۔ ہزاروں گھنٹے ایک مہینے میں ہمارے ہاں Volunteer لگا رہے ہیں اور بلا مبالغہ ہزار ہا گھنٹے صرف کر رہے ہیں اور تب جا کر بمشکل آہستہ آہستہ اب یہ احساس ہو رہا ہے کہ ہم اس گھوڑے پر کاٹھی ڈال سکے ہیں۔ لیکن ابھی بہت کچھ سیکھنا ہے گھوڑے نے بھی سیکھنا ہے، سواروں نے بھی سیکھنا ہے۔ تو آپ نے ابھی سواری کا آغاز نہیں کیا اس لئے میں سمجھا رہا ہوں کہ جہاں جہاں جس احمدی مخلص کو یہ احساس ہو کہ وہ سلیقہ رکھتا ہے کہ ان کاموں میں مدد دے سکے وہ ان کاموں میں مدد کے لئے اپنا نام فوری طور پر امیر صاحب یونائیٹڈ سٹیٹس کی خدمت میں پیش کرے اور کینیڈا میں اگر کچھ لوگ وقف کر کے خواہ وہاں مقامی طور پر کام کرنے کے لئے وقت پیش کریں یا یہاں آنے کے لئے تیار ہوں وہ امیر صاحب کینیڈا کے سامنے اپنے نام جلد از جلد پیش کریں۔

ایک اور پہلو ہے کہ لائیو پروگرام جو روزانہ آتا ہے اس کو دیکھنا اور اس میں فیصلہ کرنا کہ کون سا پروگرام کس وقت پیش کیا جائے۔ اب جو ایک گھنٹہ روزانہ میں دیتا ہوں اس میں بھی بعض ایسے پروگرام شروع ہو چکے ہیں کہ وہ از خود اسی دن ہم یہاں جاری نہیں کر سکتے کیونکہ آپ ان پروگراموں

میں پیچھے رہ چکے ہیں مثلاً تین ایسے پروگرام ہیں جن میں لائیو اسی وقت دکھانا، یا اسی دن کا لائیو پروگرام شام کو دکھانا مناسب نہیں ہوگا۔ایک قرآن کریم کی کلاس شروع ہوئی ہوئی ہے اور میری یہ خواہش ہے کہ اب میں خود ہی تمام دنیا کے احمدیوں کو قرآن کریم کا ترجمہ سکھاؤں۔اور اس ترجمہ سکھانے کے ساتھ ساتھ جہاں جہاں تلفظ کی درستی کرنی ضروری ہے یعنی عام طور پر جو غلطیاں پائی جاتی ہیں ان کی طرف توجہ دلانا وہ بھی خود کروں اور اس کے علاوہ عربی گرائمر سے بھی کچھ شناسائی کرواتا چلا جاؤں کیونکہ جو ترجمہ آپ دوسری زبانوں میں پڑھتے ہیں وہ کئی پہلوؤں سے بالکل ناقص اور خام ہے۔یعنی ایک مضمون تو آپ تک پہنچا دیتا ہے لیکن قرآن کریم کے اصل الفاظ کو سمجھنا اور کس طرح وہ بات بیان ہو رہی ہے وہ اس کا براہ راست علم پانا یہ ترجمہ پڑھنے کے مقابل میں زمین آسمان کی سی مختلف چیز ہے یعنی اتنی مختلف ہے کہ گویا زمین آسمان کا فرق ہے۔اس لئے لازم ہے کہ آپ کو پتا چلے کہ قرآن کریم کا محاورہ کیا ہے کیوں یہ ترجمہ کیا جاتا ہے اور کیسے اور تراجم ممکن ہیں۔

اور پھر یہ بھی علم ہونا چاہئے جماعت کو کہ جماعت احمدیہ نے جو عام سنی یا شیعہ تراجم سے اختلاف کیا ہے تو اس کی بنا کیا ہے۔کیا محض اپنے نفس کی خواہش کے مطابق کیا ہے یا قطعی دلائل کے ساتھ جن کے شواہد قرآن کریم میں ملتے ہیں، احادیث میں ملتے ہیں، عربی گرائمر میں ملتے ہیں یہ نیا ترجمہ اختیار کیا گیا ہے۔ نیا اس پہلو سے کہ ازمنہ وسطیٰ میں جو ترجمہ کیا گیا اس زمانے کے علم کے لحاظ سے ان بزرگوں اور علماء نے جس حد تک ان کو سمجھ آئی وہ ترجمہ کر دیا مگر قرآن کریم تو ہر زمانے کی کتاب ہے اور بعض آیات ایک زمانے میں ایک مفہوم پیش کرسکتی ہیں اور اس مفہوم کو اس زمانے میں سمجھنا کافی ہے لیکن جب زمانہ آگے گزرتا ہے تو قطعی طور پر عربی گرائمر کی رو سے ان آیات سے ایک اور مفہوم اخذ کرنا ممکن ہو جاتا ہے اور بعض دفعہ ضروری ہو جاتا ہے کیونکہ زمانہ اس بات کا شاہد بن جاتا ہے کہ قرآن کریم نے جو بات آج سے چودہ سو سال پہلے بیان فرمائی تھی وہ پوری ہو چکی ہے۔ پس ایسی باتوں میں بھی اور بعض ایسے امور میں بھی جہاں قرآن کریم کا ترجمہ کرنے والوں نے اس حد تک سادگی سے کام لیا ہے کہ یہ نہیں دیکھا کہ یہ ترجمہ قرآن کریم کے شایان شان بھی ہے کہ نہیں، انہوں نے ایسا ترجمہ کیا جس سے مستشرقین اور دشمنان اسلام کو خوب پھبتیاں کسنے کا موقع ملا اور اعترض کرنے کا موقع ملا۔لیکن جماعت احمدیہ نے جو ترجمے کئے ہیں ان میں یہ پوری احتیاط ہے کہ

ترجمہ درست ہو اور کسی قسم کے اعتراض کا محل نہ بن سکے اور اس کی مثالیں بہت سی ہیں میں اس وقت نہیں دے سکتا۔ لیکن جو میں ترجمہ خود پڑھا رہا ہوں اس میں وقتاً فوقتاً ٹھہر کر وہ باتیں کھول دیتا ہوں کہ دیکھیں یہ ترجمہ فلاں نے یہ کیا ہے، ہم یہ کر رہے ہیں اس کی یہ سند ہے۔ قرآن اس پر گواہ ہے، حدیث گواہ ہے، انسانی فطرت گواہ ہے یہ اس لئے ضروری ہے کہ بعض دفعہ غیر ہمارا ترجمہ اٹھا کر بتاتے ہیں کہ دیکھو جی آپ نے معنوی تحریف کر لی ہے اور یہ ترجمہ دوسرے تراجم میں نہیں ملتا۔ ہر احمدی کو اس بات کی اہلیت ہونی چاہئے کہ وہ فوراً بتا سکے اور دلائل سے ثابت کر سکے کہ تحریف تم لوگوں نے کی ہوئی تھی، ہم نے اس تحریف کا ازالہ کیا ہے اور قطعی شواہد ہمارے حق میں ہیں کہ یہی ترجمہ ہونا چاہئے اور قرآن کی عظمت اور شان کا تقاضا یہی ہے کہ یہ ترجمہ ہو۔

پس ان پہلوؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے اور اس جذبے کے ساتھ اس خواہش کے ساتھ کہ ایسا ترجمہ ہو جو چھوٹی عمر کے بچوں کو بھی سمجھ آ رہا ہو، نئے آنے والوں کو بھی سمجھ آئے، پرانوں کو بھی سمجھ آئے، کچھ نسبتاً تفصیل کے ساتھ بعض پہلوؤں پر گفتگو کرتا ہوں وہ ترجمہ چونکہ کچھ عرصے سے جاری ہے اب آپ اگر وہ براہ راست سننا شروع کریں گے تو آپ کو پورا فائدہ نہیں دے گا کیونکہ بہت سے گرائمر کے ایسے سبق ہیں جو پہلے دے بیٹھا ہوں اور آئندہ اگر آپ نے شروع کر دیا تو آپ کو پتا نہیں لگے گا کہ میں کیا کہہ رہا ہوں کس طرف اشارہ کر رہا ہوں۔ اس لئے روزانہ ان پروگراموں کو الگ جمع کرنا اور پہلے سے جو ترجمے ہو چکے ہیں ان کے لئے اپنے تین گھنٹوں میں سے وقت کا نکالنا اور پھر اس کو بعد میں آنے والے پروگراموں سے ملانا یہ کام ہے اور ایک ایسا وقت آ سکتا ہے جب آپ شامل ہو جائیں کیونکہ یہ ترجمے کی کلاس ہفتے میں صرف دو گھنٹے کے لئے ہوتی ہے۔ آپ اگر Catch up کر جائیں یعنی اس کو پکڑ لیں جو کھویا ہوا وقت ہے، تو رفتہ رفتہ دوسرے آنے والے پروگرام بھی اس میں شامل کرنے کے بعد ایسی جگہ پہنچ سکتے ہیں کہ جب روزانہ کا پروگرام روزانہ دکھا سکیں۔

ایک اور جاری پروگرام ہے وہ ہے زبان سکھانے کا پروگرام۔ اس سلسلے میں میں نے تمام دنیا کی جماعتوں سے وعدہ کیا تھا کہ ہم ایک ایسا طریق اختیار کریں گے جس سے کسی اور زبان سے واسطے کے بغیر براہ راست ایک زبان اہل زبان کی طرف سے سکھائی جائے گی اور بیک وقت اگر آٹھ چینل مہیا ہیں تو آٹھ زبانیں ایک ہی پروگرام سے سکھائی جا سکیں گی اور یہ بھی میں آپ کو بتا دوں کہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جو ہمارا معاہدہ ہوا ہے، یہاں جس Satellite کمپنی سے، معاہدے میں شامل ہے کہ وہ آٹھ Channels ہمیں مہیا کریں گی یعنی ایک وڈیو چینل اور ساتھ اس کی آواز اور ساتھ مختلف آوازیں، اسی پروگرام سے ملحق۔ تو یہ بھی پروگرام موجود ہے اور زبانوں کے سکھانے میں اس میں انشاءاللہ یہ بہت مفید رہے گا۔ یہ کوشش ہوتی رہی لیکن اپنا مافی الضمیر ان دوستوں کو سمجھانے سے قاصر رہا جن کے سپرد یہ کام کیا تھا۔ اچھے تعلیم یافتہ لوگ ہیں محنتیں بھی بہت کی گئیں ذہین ہیں مگر بعض دفعہ ایک انسان کے دل میں جو تصور ہے وہ پوری طرح دوسرے کے دل پہ نقش نہیں کرسکتا۔ اس لئے جب وہ پروگرام بناتے تھے تو کہیں مجھے تسلی نہیں ہوتی تھی کہیں وہ اٹک جاتے تھے کہ بغیر کسی دوسری زبان کے یہ باتیں سمجھائی جا ہی نہیں سکتیں۔ اس لئے پھر میں نے فیصلہ کیا کہ میں خود یہ تجربہ شروع کروں لیکن تجربہ ہوتے ہوتے اب یہ مستقل پروگرام بن گیا ہے اس میں مَیں نے مختلف ممالک کے ایسے لوگ بھی شامل کئے جن کو ایک لفظ بھی اردو کا نہیں آتا تھا اور اردو سکھانے کا پروگرام بنایا۔ چینی بھی شامل تھے اور رشین بھی اور ایسے عرب بھی جن کو بالکل اردو نہیں آتی تھی اور گھر کے چھوٹے بچے بھی شامل کر لئے گئے جو وہاں کی پیدائش ہیں اور انگلستان کے بچوں کی اردو بہت کمزور ہے۔ پھر ہمارے مکرم عبدالوہاب آدم صاحب افریقہ سے اس میں شامل ہوئے۔ اور ان سب کو سمجھایا کہ ہم نے ایک لفظ بھی کسی اور زبان کا استعمال نہیں کرنا یہ آپ کا ذمہ نہیں ہے کہ اردو سیکھیں۔ یہ میرا ذمہ ہے کہ اردو سکھاؤں۔ بالکل ویسا ہی سلسلہ ہے جیسے ماں باپ اپنے بچوں کو زبان سکھاتے ہیں۔ تو قدرت نے ایک ایسا نمونہ ہمارے سامنے پیش فرمایا جس کا تعلق علم اور عقلی معیار سے دور کا بھی نہیں ہے۔ ہر جاہل سے جاہل ماں بھی اپنے بچے کو زبان سکھا لیتی ہے اور ہر زبان سکھائی جا سکتی ہے۔ دنیا کے پردے پہ کوئی ایسا خطہ نہیں ہے جہاں خدا تعالیٰ کے اس حیرت انگیز نظام سے استفادہ کرتے ہوئے ماں باپ اپنی اولاد کو بغیر کسی دوسری زبان کے سہارے کے اسے کچھ سکھا نہ سکیں، زبان نہ سکھا سکیں، یہ ممکن نہیں ہے۔ سکھا سکتے ہیں اور دوسری زبان کا سہارا ویسے بھی ممکن نہیں ہے بچہ تو بے چارہ خالی سلیٹ لے کے پیدا ہوتا ہے جتنی مرضی زبانیں بولیں اس کے لئے سارا فارسی، عربی، فرنچ ہے اس کو تو کچھ پتا نہیں لیکن آپ سکھا لیتے ہیں لیکن شرط یہ ہے کہ ذمہ داری ماں باپ کی ہو بچے کی نہ ہو بچے کو کوئی پرواہ نہیں ہے۔ وہ اپنے ذہن پر ادنیٰ بھی بوجھ نہیں ڈالتا کہ میں کچھ

سیکھوں وہ بے تکلف اپنی مرضی کی باتیں کرتا ہے اپنی موجوں میں لگا ہوتا ہے ماں باپ اس کا منہ ہلا ہلا کر اپنی طرف کرتے ہیں کہ بیٹا یہ لفظ بولو، کبھی بولتا ہے کبھی نہیں بولتا اس کو کوئی پرواہ نہیں لیکن خدا نے جو نظام بنایا ہے یہ اتنا قوی ہے اور اس نظام کا یہ ایک لازمی جزو ہے کہ بچہ بوجھ نہ ڈالے کیونکہ جو بوجھ ڈالے گا اور کوشش سے زبان سیکھے گا اس کی زبان میں رخنے پیدا ہو جائیں گے اس کا تعلق کوشش کے ساتھ اپنے یادداشت کے خلیوں سے فائدہ اٹھانے کی ذمہ داری اس کے اوپر عائد ہو جائے گی۔ اب کوشش کے ساتھ جب آپ یادداشت کے خلیوں سے استفادہ کرتے ہیں تو بسا اوقات مشکل پڑ جاتی ہے کوئی لفظ یاد نہیں آتا کبھی ادھر بھاگتے ہیں کبھی ادھر بھاگتے ہیں اور جتنی زبانیں بھی آپ دوسری زبانوں کے ترجموں سے سیکھتے ہیں ان میں ذہن مستقل ترجمے کر رہا ہوتا ہے اور جو زبان خود اگتی ہے، خود رو پودے کی طرح آپ کے ذہن کے Soil سے پیدا ہوتی ہے اس کی بات ہی کچھ اور ہے اس کو مادری زبان کہتے ہیں۔ وہ غلط بھی ہو اس میں خودروئیت کا ایک حسن پایا جاتا ہے اس لئے یہ ضروری نہیں کہ ہر انگریز بہت اچھی انگریزی بولتا ہو۔ وہ اگر بولتا ہے تو پورے یقین کے ساتھ کہ یہ میری سرزمین ہے میں جو کہتا ہوں کہہ سکتا ہوں اور لوگوں کو اس کا لطف آتا ہے۔ ایک عرب جو ہے جیسے وہ عربی بولتا ہے دوسرے کے سہارے سے سیکھے ہوئے عربی دان وہ بات پیدا نہیں کر سکتے۔ تو اس لئے بھی میں نے یہ سوچا تھا کہ خدا کے قائم کردہ نظام کے مطابق ترجمے کا پروگرام بنایا جائے یعنی زبانیں سکھانے کا پروگرام بنایا جائے۔

اب تک گیارہ اسباق دیئے جا چکے ہیں اور اس دوران اللہ تعالیٰ کے فضل سے مثلاً وہ روسی ہمارے راویل صاحب جن کو ایک لفظ بھی اردو کا نہیں آتا تھا کئی فقرے اردو کے خود بخود بولنے لگے۔ باتوں باتوں میں بے ساختہ ان کے منہ سے بعض فقرے پھوٹتے ہیں اور بالکل صحیح پھوٹتے ہیں، سوال کر سکتے ہیں تو یہ ان سب کو اطمینان ہو چکا ہے کہ اس طرح وہ ہر زبان سکھا سکتے ہیں۔ چنانچہ یہ وڈیوز تقسیم کر دی گئی ہیں اہل زبان میں۔ اب اس پروگرام کو دیکھ کر ایک انگریز انگریزی سکھائے گا اور بظاہر میں بول رہا ہوں گا لیکن آواز اس انگریز کی ہوگی انگریزی کے وقت۔ اور عثمان چینی صاحب، چینی سکھائیں گے اگرچہ وہ مختلف ہیں میں مختلف ہوں لیکن میری زبان سے آپ چینی لفظ سنیں گے کیونکہ وہ حرکتیں ایک ہی ہیں اور طرز بیان ایک ہے اس لئے ہر آدمی انہی حرکتوں، اسی طرز بیان سے مختلف زبانیں سیکھ رہا ہوگا۔ فرنچ بھی آپ مجھ سے سیکھ رہے ہوں گے بظاہر اور جرمن بھی سیکھ رہے ہوں گے اور Spanish

سپینش بھی سیکھ رہے ہوں گے اور عربی بھی سیکھ رہے ہوں گے لیکن وہ آوازیں مختلف ہوں گی پروگرام ایک ہوگا۔ تو یہ پروگرام اب تک میرا خیال ہے مکمل ہو چکے ہوں گے لیکن وہاب صاحب نے تو مجھے بتایا ہے جیسا کہ میں نے ان کو تاکید کی تھی امریکہ آنے سے پہلے لازماً ختم کر کے آئیں، ان کو امریکہ آنے کی جلدی تھی اور مجھے یقین تھا کہ اگر آ گئے تو سارا پروگرام دھرا رہ جائے گا میں نے شرط لگا دی کہ امریکہ آنے کا شوق ہے ٹھیک ہے لیکن پروگرام بنائیں پھر آئیں تو اب انہوں نے مجھے آتے ہی رپورٹ دی کہ اپنی بیٹی کو بھی شامل کیا اور بہت محنت کی اللہ کے فضل سے ان کے وہ ترجمے درج کروا آئے ہیں۔

اسی طرح قرآن کریم کی جو کلاس ہے اس کے ترجمے ضروری ہیں اس کے تو ترجمے نہیں ہوتے یہ تو دیکھنے والا ازخود اندازہ لگا کر اپنی زبان سکھاتا ہے، نوید مارٹی صاحب ہیں ہمارے ایک فرنچ بہت مخلص احمدی ان کے سپرد کیا ہے انہوں نے دیکھا ہے وہ کہتے ہیں میں مطمئن ہوں کہ اس طرح زبان سکھائی جاسکتی ہے۔ میں اسی پروگرام سے اب فرنچ سکھاؤں گا تو جرمن قوم کے سپرد جرمن سکھانے کا پروگرام کر دیا ہے، سپینش کے سپرد سپینش کا۔ سپینش کی بھی کل مجھے اطلاع ملی ہے کہ پروگرام خدا کے فضل سے آگے بڑھ چکا ہے تو آئندہ کا پروگرام میں آپ کو ابھی بتا دوں وہ یہ ہے کہ جو گیارہ دن کا پروگرام ہے یہ ایک ایک گھنٹے کا ہے اس کو ہم آدھے آدھے گھنٹے کے پروگراموں میں بدلیں گے اور گیارہ کی بجائے بائیس دن اردو کے ساتھ ساتھ سات اور زبانیں آپ کو سکھائی جارہی ہوں گی تا کہ سہولت سے روزانہ آدھے گھنٹے کا پروگرام آپ سنیں بوجھ نہیں لینا اپنے دماغ پر، جو پروگرام گزر گیا گزرنے دیں مگر جیسا کہ غالب نے کہا تھا۔

میں گیا وقت نہیں ہوں کہ پھر آ بھی نہ سکوں (دیوان غالب:150)

یہ پروگرام ایسے نہیں ہیں جو آپ سے غائب ہو جائیں گے کیونکہ یہ کمرشل انتظام تو ہے نہیں۔ ہم دوبارہ پھر اسی بائیس دن کے پروگرام کو دہرائیں گے اور از سر نو پھر یہ آپ کے سامنے حاضر ہوگا اس لئے کچھ یاد ہو یا نہ ہو دلچسپی سے دیکھتے رہیں اس میں اور باتیں بھی ہوتی ہیں کھانے وغیرہ بھی پیش کئے جاتے ہیں، ایک دوسرے کو کھانے کے آداب سکھانے اور کھانوں کے نام بتانے کے لئے لطیفے بھی ہوتے رہتے ہیں ایسی مجلس نہیں جس سے آپ بور ہو جائیں تو آپ کو روزانہ آپ کی مرضی کی زبان سیکھنے کے لئے آدھ گھنٹہ درکار ہے اور جب یہ بائیس دن گزر جائیں گے، چوالیس دن بن جائیں گے یہ۔

آدھے آدھے گھنٹے کے بائیس دن، پھر ان کی دہرائی چوالیس دن میں۔ اللہ تعالیٰ مجھے موقع دے دے گا کہ جو یہاں دورے پر آیا ہوں یہ کمی جا کے پوری کرلوں اور پھر یہ پروگرام بنا کر اس کو آگے بڑھاؤں۔

میرے ذہن میں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے صحت اور زندگی اور اپنے فضل سے وہ صلاحیتیں عطا کرے تو ایک سال یا زیادہ سے زیادہ دو سال کے عرصے میں ہم انشاء اللہ تمام دنیا کو مختلف زبانیں سکھا سکیں گے۔ لیکن جب میں نے خود پروگرام شروع کیا تو اس وقت مجھ پر یہ بات ظاہر ہوئی اور میں سمجھتا ہوں یہ اللہ تعالیٰ کا تصرف تھا کہ باقی سب اس کوشش میں ناکام رہے کہ یہ مجھے محسوس ہوا کہ جس قسم کی زبان میں جماعت کو دینا چاہتا ہوں اس کے لئے ضروری ہے کہ میں خود سکھاؤں اور سکھانے کے دوران اس میں میری اردو کی غلطیاں تو کچھ ہوں گی لیکن ہر ماں باپ کی غلطیاں ہوتی ہیں اس بات کی پرواہ نہ کریں بعض ٹھیک کرنے والے بعد میں آپ کو ٹھیک بھی کرا دیا کریں گے کیونکہ بہت بڑا Grammarian تو میں ہوں نہیں، نہ دلی میں پیدا ہوا۔ دلی والوں کی زبان حضرت اماں جان کی زبان سے ہم نے پائی۔ لیکن پنجابی اس زبان کو بگاڑنے والے بھی کافی ہوتے تھے گھر میں جو سیکھتے تھے سکول جا کر اس کو تبدیل کرنے کی کوششیں از خود چلتی رہتی تھیں تو اسی لئے زبان کچھ کھچڑی سی بن گئی اور رفتہ رفتہ، آہستہ آہستہ خطبات میں بھی کئی دفعہ ایسی غلطیاں ہوتی ہیں بعد میں ہمارے ماہرین اس زبان کے مجھے لکھتے رہتے ہیں بڑی معذرت کے ساتھ، تو میں ان سے کہتا ہوں کہ تصحیح کرانا تو کوئی بے ادبی نہیں ہے۔ تصحیح کرانا تو نظام اسلام کا لازمی حصہ ہے۔ قرآن کریم سے بہتر کس کتاب کی صحت کی ضرورت ہے لیکن تلاوت میں اس میں بھی غلطیاں ہو جاتی ہیں اور حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ایک تصحیح کا نظام ہمیں سکھایا ہے کہ اس وقت سُبْحَانَ اللّٰهِ کہا کرو۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ کا مطلب بہت عظیم مطلب ہے کہ صرف اللہ غلطی سے پاک ہے اور کوئی نہیں ہے۔ یہ دو طرفہ پیغام ہے تصحیح کرنے والے کے لئے بھی ہے اور غلطی کرنے والے کے لئے بھی ہے غلطی کرنے والے کے لئے یہ ہے کہ آپ علم کا یا اور کوئی بھی مرتبہ رکھتے ہوں غلطی سے پاک نہیں ہو سکتے کیونکہ خدا کے سوا اور کوئی نہیں اس میں شرمندگی کی کوئی بات نہیں۔ یہ بشریت کا تقاضا ہے ہر آدمی غلطی کر سکتا ہے اور کہنے والے کی انا توڑنے کے لئے سُبْحَانَ اللّٰهِ سے بہتر کوئی نسخہ نہیں کہ تم نے اس وقت تو غلطی ضرور کی ہے لیکن تم بھی تو غلطیوں کے پتلے ہو تم سے بھی

غلطیاں ہو جاتی ہیں۔ تو اتنا حیرت انگیز نظام ہے اسلام کا کہ ہر بات میں گہری حکمت اور آپس کے ربط پائے جاتے ہیں۔ پس اس پہلو سے میں ان کو لکھتا ہوں کہ شوق سے آپ مشق ستم فرمائیں مجھے کوئی نقصان نہیں بلکہ فائدہ ہوتا ہے میں ممنون ہوں میری غلطیاں نکالا کریں، مجھے کوئی تکبر نہیں ہے کسی قسم کا۔ میں اگلے خطبے میں کہہ دوں گا ہاں جی یہ غلطی ہوگئی معاف کرنا لوگ درست کرلیں لیکن یہ ضروری ہے میرے لئے کہ غلطیاں رہ نہ جائیں کیونکہ آئندہ زمانوں میں ان خطبوں سے فائدے اٹھائے جائیں گے اگر غلطی رہ گئی اور درستی نہ کی گئی تو بعض لوگ غلط راستوں پر چل پڑیں گے۔ تو اردو میں بھی ہوں گی ضرور میں یہ دعویٰ نہیں کرتا کہ میں اردودان ہوں لیکن کوشش کر رہا ہوں کہ جس حد تک ہو سکے صحت کے ساتھ آپ کو زبان سکھاؤں اور ایک نیا مقصد جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے میرے دل پہ ظاہر ہوا کہ تمام دنیا میں اس کثرت سے اور اس تیزی سے احمدیت پھیل رہی ہے کہ اب ہمارے لئے یہ ممکن ہی نہیں رہا کہ ہر زبان کے ماہرین اتنے پیدا کریں اور اس کثرت سے پیدا کریں کہ وہ ساتھ ساتھ اردو بھی سیکھ چکے ہوں اور انگریزی بھی یا عربی بھی اور بہترین ترجمے کر کے دنیا کو پیغام دے سکیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک بڑی دنیا احمدیت میں ہم داخل کر رہے ہیں جو اپنے علم کے لحاظ سے اندھیروں میں رہے گی اور ان کو روشنی پہنچانے کا کوئی انتظام نہیں کر سکتے۔ تو اگر براہ راست ساری دنیا اردو سیکھ لے اور ٹیلی ویژن کے ذریعے اب یہ ممکن ہو گیا ہے تو بیک وقت افریقہ میں اور یورپ کے ممالک میں وہ سارے جن سے ترجمے کا احتیاج رہتا تھا باتیں کرتے ہوئے اور نہ ان کو لطف آتا تھا نہ مجھے لطف آتا تھا اب ایسا موقع پیدا ہو جائے گا کہ سال دو سال کے اندر اندر خدا کے فضل سے جب میں یہاں آؤں گا تو برادر مظفر سے امریکن انگریزی نہیں بولوں گا بلکہ اردو میں بات کروں گا اور سارے بھائی میرے جتنے یہاں موجود ہیں وہ بے تکلف مجھ سے باتیں کریں گے اب تو ہمارے حبیب شفیق صاحب کو صرف ایک اردو آتی ہے وہ سمجھتے ہیں اردو ہے حالانکہ وہ پنجابی ہے جب میں ملتا ہوں کہتے ہیں ''کیہہ حال اے'' تو جو میں اردو سکھاؤں گا وہ ایسی اردو نہیں ہوگی جو کھلم کھلا پنجابی ہو لیکن ''کی حال'' تک بات نہیں رہے گی، آگے بات بڑھے گی کیونکہ ہم جو زبان سکھا رہے ہیں اللہ کے فضل سے وہ روزمرہ کی زندگی کے مختلف مواقع، اٹھنا بیٹھنا، پھر دین کی باتیں اور رفتہ رفتہ اس کے مضمون کو بڑھا کر دینی مسائل کی گفتگو یہ ساری ماضی، حال، مستقبل پر عبور۔

یہ ساری کوششیں انشاء اللہ جاری رہیں گی یہاں تک کہ میں امید رکھتا ہوں کہ جو دو سال تک ہمارا ساتھ دیں گے وہ اپنی مرضی کی زبان آسانی سے سیکھ سکیں گے اور میری ہدایت یہ ہے کہ پہلے اردو کو اہمیت دیں اور پھر عربی کو اہمیت دیں اگر چہ عربی کو اولیت حاصل ہے مگر چونکہ میری زبان اردو ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اگر چہ عربی میں کتب لکھیں مگر زیادہ تر کتب اردو میں ہیں اس لئے عربی کے جو پیغام قرآن میں عطا ہوئے اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ سے ان کی وضاحتیں ہمیں ملیں وہ چشمے اردو میں جاری ہوئے ہوئے ہیں۔ اس لئے کوئی تقابل کا سوال نہیں ہے وقت کی ایک حقیقی ضرورت ہے اور چونکہ ایک لمبے عرصے تک میں نظر رکھتا ہوں میرے خیال میں خلفاء اردو دان یہ رہیں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر کچھ اسی طرح کام کیا کرتی ہے کہ جہاں سے وہ نبوت کا انتخاب فرماتا ہے وہیں ایک لمبے عرصے تک خلافت کو بھی محدود رکھتا ہے اس لئے مجھے آئندہ کے لئے بھی یہی دکھائی دے رہا ہے کہ اردو کی ضرورت جاری رہے گی اور جو مزہ خطبے کا براہ راست سمجھنے کا ہے وہ ترجمے کا نہیں اور جو ترجمے کے ذریعے باتیں پہنچتی ہیں ویسے ہی وہ بعض دفعہ بیچ میں بگڑ جاتی ہیں اور پھر Running Translation تو بہت ہی مشکل کام ہے رننگ کمنٹری تو اور بات ہے لیکن رننگ ٹرانسلیشن میں ایک آدمی جب سنتا ہے ایک ترجمے کی خاطر، تو اس کا ذہن بڑی تیزی سے کام کر رہا ہوتا ہے کہ اس کو میں کس طرح اپنی زبان میں پیش کروں اور جب وہ پیش کر رہا ہوتا ہے تو یہ اس کے لئے ممکن ہی نہیں ہوتا کہ جو حصہ اس وقت کہا گیا ہے وہ اس کو سن سکے۔ سنتا بھی ہے تو ایک ہلکا سا، مبہم سا خیال اس کے دماغ پر نقش ہوتا ہے۔ پھر کوشش کرتا ہے آئندہ کو اس کے ساتھ جوڑنے کی اس لئے یہ ایک وقت کی مجبوری ہے ورنہ یہ بہترین پروگرام نہیں ہے لیکن اگر دو سال کے بعد دنیا میں ایک بھاری تعداد میں احمدی براہ راست خطبے سن سکیں اور ترجمے اس کے کر سکیں یا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ ولسلام کی کتب کا مطالعہ شروع کر دیں تو ایک بہت بڑی نعمت ہو گی اور اس مضمون پر غور کرتے ہوئے مجھے خیال آیا کہ یہ ہے حقیقت میں کل عالم کو ایک ہاتھ پر جمع کرنا۔ جب یہ صورت ہو گی تو ایک حیرت انگیز یکسانیت پیدا ہو جائے گی دنیا میں۔ احمدی جہاں جائے گا خواہ افریقہ کا احمدی ہو یا فجی کا ہو یا کسی اور ملک کا وہ ایک دوسرے سے بات کر سکتا ہے اس کو یقین ہے کہ ان پروگراموں سے ہر جگہ جماعت نے فائدہ اٹھایا ہے اور ایک World Lingu Franca ایسی وجود میں آئے گی جو

مذہب سے گہرا تعلق رکھتی ہے۔

پھر ان پروگراموں کے علاوہ ایک تیسرا پروگرام بھی (اب وقت زیادہ ہو رہا ہے میں مختصر بتا دیتا ہوں) وہ چل رہا ہے ہومیو پیتھی کا۔ ہومیو پیتھی ایک ایسا نظام صحت ہے کہ جس میں کم سے کم خرچ میں زیادہ سے زیادہ بنی نوع انسان کو فائدہ پہنچایا جا سکتا ہے اور روزمرہ ہر گھر میں ایسی سہولت مہیا ہو سکتی ہے خصوصاً امریکہ جیسے ممالک میں جہاں ادویہ یا علاج کے لئے بے شمار خرچ کرنا پڑتا ہے تو روزمرہ ایسے گھروں میں سہولت ہو سکتی ہے کہ وہ بجائے اس کے کہ فوراً ایمبولینس کی طرف بھاگیں، لوگوں کو بلائیں۔ گھر میں تھوڑی سی دوائیاں رکھی ہوں تو اس سے روزمرہ کی ضرورتیں پوری کر لیں۔ تو یہ پروگرام بھی ایک لمبے عرصے سے جاری ہے اب اس کو بھی بیچ میں سے تو نہیں آپ اٹھا سکتے اور فائدے کی بات یہ ہے کہ دنیا میں ہر ملک میں قریباً جہاں یہ سنا جا رہا ہے ایسے خوش کن خط مل رہے ہیں کہ اچانک رات کو یہ مصیبت پڑی آپ کا فلاں نسخہ استعمال کیا الحمدللہ کہ دیکھتے دیکھتے تکلیف ٹھیک ہو گئی اور وہ ایلو پیتھک ڈاکٹر جو بڑے متعصب ہوتے تھے بلکہ بعض ان میں مولوی بھی تھے وہ بھی اب خدا کے فضل سے قائل ہو رہے ہیں اور ایک ڈاکٹر صاحب تو باقاعدہ شاگرد بن کے وہاں میرے درسوں میں شامل ہوتے ہیں اور مجھے پھر اطلاعیں بھی کرتے ہیں کہ الحمدللہ اب میرے تعصّبات گھل گئے ہیں اور تجربے میں بھی دیکھ چکا ہوں کہ فائدہ مند چیز ہے۔ تو ہے فائدہ مند چیز لیکن یہ مطلب نہیں ہے کہ ہر دوسرے نظام کو مٹا دینے والی چیز ہے جو شخص یہ کہتا ہے وہ خدا کی قدرت پر پنجہ مارنے کی کوشش کرتا ہے اسے قبضے میں لینے کی کوشش کرتا ہے۔ ہومیو پیتھک بہت جگہ ناکام بھی ہوتی ہے بہت جگہ ہومیو پیتھ ناکام ہو جاتا ہے دوسرے بہت سے ایسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے شفا کے ذریعے ہیں جن پر کبھی کسی احمدی کو دروازے بند نہیں کرنے چاہئیں۔ ورنہ وہ اللہ کی رحمتوں کے دروازے بند کرنے والا ہوگا اگر وہ ایسا رویہ اختیار کرے کہ بس اب ہومیو پیتھی ہی ہے باقی کچھ بھی نہیں تو وہ بھی ایک قسم کا نیم حکیم یا ملاں بن جائے گا جو دونوں لحاظ سے خطرہ ہے۔ لیکن یہ ضرور ہے اور میرے لمبے تجربے میں ہے کہ اگر ہومیو پیتھک سے شفا مل سکے تو وہ سب سے زیادہ آسان ذریعہ شفاء ہے اس کے کوئی بد اثرات ارد گرد مرتب نہیں ہوتے۔ اور اگر آپ کوشش کریں تو اکثر صورتوں میں آپ کو یہ توفیق مل سکتی ہے۔ میں نے اپنے اوپر استعمال کی ہے اور اللہ کے فضل سے مجھے تو Anti Biotics

کی کبھی ضرورت پیش نہیں آئی۔ آخر کیا وجہ ہے کہ Anti Biotics مجھ سے الگ رہے اور پھر بھی میں ان بیماریوں میں مبتلا نہ ہوں جن کو دور کرنے کے لئے Anti Biotics استعمال ہوتی ہیں اور میرے نزدیک Anti Biotics کا استعمال صحت پر سب سے زیادہ گہرے بداثرات ڈال رہا ہے۔ وقتی طور پر شفا دے دیتی ہیں اور بعض لمبے بداثرات Glandular System میں ڈال دیتی ہیں جس سے نقصان پہنچتا رہتا ہے۔ تو یہ کوئی مبحث بنانے کی خاطر نہیں کر رہا، میں مثال دے رہا ہوں۔ کوشش آپ لوگ یہ کریں کہ اگر آپ کو ہومیو پیتھک آ گئی تو روزمرہ اپنے گھر میں علاج کر سکتے ہیں اپنے ہمسایوں، غریبوں کا علاج کر سکتے ہیں غریب قوموں میں کثرت کے ساتھ فائدہ پہنچا سکتے ہیں لیکن جہاں دیکھیں کہ آپ عاجز آ گئے یا دوا عاجز آ گئی، وہاں انکسار سے کام لیں اور جان بچانے کے لئے پھر تاخیر نہ کریں۔ جو دوسرا ذریعہ علاج مہیا ہے اس سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔ اس کے لئے بھی آپ کو کیسٹس مہیا کی جائیں گی اب آپ نے خود وقت ڈھونڈنا ہے کہ روزانہ تین گھنٹے کے پروگرام میں یہ تین جاری پروگرام کتنے کتنے داخل کرنے ہیں اور پھر ان کو آخر تک پہنچا کر برابر کب کرنا ہے۔

یہ میں نے مختصر مثالیں دی ہیں یعنی بات تو لمبی کی ہے لیکن لمبی بات کے بغیر بات سمجھ نہیں آنی تھی آپ کو لیکن مثالیں میں نے چند رکھی ہیں صرف۔ پس آپ سے میں توقع رکھتا ہوں کہ آج کے مبارک دن سے ہر طرح سے فائدہ اٹھائیں گے۔ مسجد کے متعلق تو میں آج شام کے اجلاس میں باتیں کروں گا یہ جو ٹیلی ویژن کا افتتاح ہو رہا ہے اس کے متعلق میں نے جو ضروری باتیں کہنی تھیں میں کر چکا ہوں۔ اب میں امید رکھتا ہوں کہ آپ کے Volunteer ہر جگہ انشاء اللہ تعالیٰ اس پروگرام کو کامیاب بنانے کے لئے اپنی خدمات پیش کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

نمازیں جمع ہوں گی اور جو مسافر ہیں میرے ساتھ عصر کی دو رکعتیں پڑھیں گے چار کی بجائے لیکن جو مقامی ہیں وہ پہلے سلام کے وقت نہ اٹھا کریں۔ ادب کا تقاضا یعنی امامت کے جو تقاضے ہیں ان کے پیش نظر یہ ضروری ہے کہ جب امام دوسرا سلام پھیرے پھر مقتدی جنہوں نے دو رکعتیں پوری کرنی ہیں وہ کھڑے ہوں۔